

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

سلسلہ خطبات جمعہ

داماد رسول ﷺ خلیفہ ثالث

امیر المومنین سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

لحمده و نصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم
وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَ الْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَ
رَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ (التوبة: ۱۰۰)
”اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے انکی
کے ساتھ اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کر رکھا ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں
نیچے ان کے نہریں وہ سکونت اختیار کریں گے انہی میں ہمیشہ یہی ہے بڑی کامیابی۔“

وعن طلحة بن عبيد قال قال رسول الله ﷺ لكل نبي رفيق ورفيقي يعني في الجنة عثمان (رواه الترمذی)
”حضرت طلحہ بن عبید قمر ماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کا ایک رفیق (یعنی ہمراہ اور مہربان ساتھی)
ہوتا ہے اور میرے رفیق یعنی جنت میں عثمانؓ ہیں“

صحابہ کرام کا روشن کردار

محترم سامعین! پچھلے دو جمعوں سے نبی کریم ﷺ کے جانشین صحابہ کرامؓ کا تذکرہ چل رہا ہے۔ جس طرح نبی
کریم ﷺ کی ذات اقدس بے مثال اور باکمال تھی تو اسی طرح اصحاب نبی ﷺ بھی بے مثال اور باکمال تھے،
حضور اکرم ﷺ نے مکہ کے سرزمین میں سخت مشکلات اور شدید ترین مخالفتوں کے باوجود نور ہدایت کا چراغ
روشن فرمایا اور پھر اسی چراغ سے روشنی پھیلتی چلی گئی، حالانکہ کفار نے اسی چراغ کو بجھانے کی لئے کوئی کسر نہیں
چھوڑی مگر خداوند کریم کی طرف سے اعلان ہوا واللہ متع نوره ولو كره الكافرون پھر اسی چراغ سے
صدیق اکبرؓ کی شخصیت روشن ہوئی، حضرت عمر فاروقؓ کی ذات روشن ہوئی اور پھر یہ سلسلہ تمام عرب میں پھیلا
اور ایسے لوگ پیدا ہوئے کہ سورج کی آنکھ نے نہ کبھی دیکھے اور نہ کبھی بعد میں دیکھے گا۔ صحابہ کرامؓ کو جو مقام

و مرتبہ حاصل ہے اس کا ادراک کرنا عقل کے لئے ناممکن ہے،

صحابہ کرام کا مقام و مرتبہ

شہید اسلام حضرت مولانا یوسف لدھیانویؒ ایک جگہ پر صحابہ کی شان بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تم ہوا پر اُڑو یا آسمان پر چڑھ جاؤ سو مرتبہ مر کے جی لو تم اپنے آپ کو صحابی نہیں بنا سکتے، بہر حال صحابہ تو سب سے افضل ترین اور باکمال تھے، مگر ان میں حضرات خلفائے راشدین کو بڑا اونچا مقام اور مرتبہ حاصل ہے، اولین دو خلفائے راشدین کے ذکر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

خليفة ثالث داماد رسول ﷺ

آج خلیفہ ثالث حضرت عثمان غنیؓ کا مختصر تذکرہ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔

محترم حضرات! آپ کا نام مبارک عثمان ابن عفانؓ تھا، اسلام کے ابتدائی دنوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، آپ چوتھے نمبر پر اسلام لانے والے ہیں اور سابقین اولین میں داخل ہیں، اپنے قول اسلام کے بارے میں فرماتے ہیں، کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر جب ہم نے حاضر خدمت ہونے کا ارادہ کیا، تو ایک روز آنحضرت ﷺ خود ہی تشریف لے آئے، اور فرمایا یا عثمان! میں مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا ہوں، تو بھی خدا کی جنت قبول کر، ان جملوں میں نہ معلوم کیا اثر تھا، کہ اسی وقت کلمہ شہادت زبان پر جاری ہو گیا۔

استقامت عثمانؓ

کئی زندگی دیگر صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت عثمانؓ نے بھی تکالیف برداشت کیں، اسلام لانے کے بعد آپؓ کے چچا حکم ابن ابی العاص ری سے باندھ کر مارتا اور کہتا کہ اپنے آباء اجداد کا مذہب چھوڑ کر ایک نئے دین کو اختیار کیا ہے، خدا کی قسم اس وقت تک نہ چھوڑوں گا جب تک تو نئے دین کو چھوڑ نہ دیں، مگر حضرت عثمانؓ کی استقامت و صبر سے مجبور ہو کر آخر خاموش ہو گیا، اسی طرح آپؓ کی والدہ اُروئیؓ کو بھی آپؓ کی اسلام لانے سے بہت صدمہ ہوا، اور وہ بھی ناراض ہو کر اپنے بھائی عامر ابن کریز کے گھر جا بیٹھیں اور پورے ایک سال بعد گھر آئیں۔

لقب ذوالنورین کی وجہ

معزز سامعین! حضرت عثمانؓ کو اللہ تعالیٰ نے وہ فضیلت بخشی ہے، جو نہ کسی کو ملی ہے اور نہ ہی قیامت تک

ممکن ہے، اور وہ شرف و مرتبہ آپ کا لقب ذوالنورین ہے، (یعنی دونوں والا)، حضرت عثمانؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد جناب رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ سے نکاح فرمایا، اور انکی وفات کے بعد آپ ﷺ کی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ آپ کی نکاح میں آئیں، اسی طرح یکے بعد دیگرے آپ کی دو صاحبزادیاں آپ کی نکاح میں آئی اور یہ وہ فضیلت ہے کہ کائنات میں حضرت آدمؑ سے لیکر نبی آخر الزمان تک کسی کو حاصل نہ ہوئی۔ حضرت ام کلثومؓ کی وفات کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو وہ بھی حضرت عثمانؓ کو نکاح میں دے دیتا۔

ذوہجرتین

اسی طرح حضرت عثمانؓ کو ایک فضیلت یہ بھی حاصل ہے، کہ آپ اسلام میں پہلے ہجرت کرنے والے ہیں، جب مکہ میں مظالم اپنے انتہاء کو پہنچ گئے تو نبی کریم ﷺ نے حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم فرمایا، حضرت عثمانؓ اپنی اہلیہ حضرت رقیہؓ کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ بہر حال حضرت عثمانؓ غمی اللہ تعالیٰ کے انتہائی اطاعت گزار، خشیت الہی کا غلبہ ہر وقت رہتا، قائم اللیل اور صائم النہار تھے، حضرت عثمانؓ چند سال حبشہ میں رہے، پھر مکہ واپس ہوئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

پیکر جود و سخا

حضرت عثمانؓ غمی اللہ تعالیٰ نے مال و دولت کے ساتھ جود و سخا کی صفت بھی بدرجہ اتم عنایت عطا فرمائی تھی، مدینہ آنے کے بعد مہاجرین کو پانی کی سخت ضرورت کے ساتھ تکلیف بھی تھی، پورے مدینہ شہر میں صرف ایک کنواں (بئزر رومہ) کے نام میں مشہور تھا، لیکن اسکا مالک ایک یہودی تھا، آپ جانتے ہیں کہ یہود قوم روز اول سے ہی سنگدل اور سود خور قوم تھی، انسان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا اور انہیں تنگ کرنا اس قوم کا محبوب پیشہ رہا ہے، اس یہودی نے بئزر رومہ کو معاش کا ذریعہ بنا رکھا تھا اور کنویں کا پانی مہنگے ریٹ پر فروخت کرتا تھا، دوسری طرف مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے، ان کی حالت کافی کمزور تھی، اور پھر پانی جیسی نعمت بھی پیسوں پر ملنا مشکلات کے باعث بنی، حضرت عثمانؓ سے یہ حالت دیکھی نہیں گئی اور انہوں نے کنواں خریدنے کا ارادہ کیا، مگر وہ یہودی کنواں فروخت کرنے پر راضی نہ ہوا بڑی سخت کوشش اور تنگ و دو کے بعد صرف نصف حق بیچنے پر راضی ہوا، حضرت عثمانؓ نے وہ کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید لیا مگر یہودی نے یہ شرط لگائی کہ ایک دن حضرت عثمانؓ کی باری ہوگی، اور دوسرے دن میری باری ہوگی، لیکن مسلمان

محترم سامعین! مال کماتا اور کثرت سے کماتا یہ عیب کی بات نہیں مگر جب جائز طریقوں اور حلال ذرائع سے ہوں تو یہ مال جنت جانے کا سبب بن سکتا ہے، آج کل کے بعض سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کے لوٹ مار اور حرام خوری نے یہ بات ہمارے ذہن میں بیٹھا دی ہے۔ کہ اللہ والا ولی اور بزرگ، دیندار اور دیا منددار ہو سکتا ہے، جو مال سے بالکل پاک ہو جائے اور کسی قسم کے بھی پراپٹی کا مالک نہ ہو۔ یہ تصور قطعاً غلط اور بے ہودہ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام علیہم السلام میں بھی ایسے ایسے انبیاء گزرے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان اور بے حساب دولت اور بے مثال حکومتوں سے نوازا۔

حضرت سلیمانؑ نے بھی ایسے محلات تعمیر کرائے تھے کہ ان کا صرف فرش دیکھ کر بلیقیں جیسی دنیا دار عورت بھی دھوکہ کھا گئی تھی، اسی طرح صحابہ کرامؓ میں بھی ایسے صحابہ موجود تھے جن کی تجارت کئی کئی ملکوں تک پھیلی ہوئی تھی، ہم نماز میں روزانہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے بہترین دنیا کے لئے سوال کرتے ہیں کہ دینا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة طلبائے کرام موجود ہیں، یہاں حسنة سے مراد دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں، نعمتیں اور سہولتیں ہیں، جن میں مال و دولت اور سہولتیں، جائیدادیں وغیرہ سب داخل ہیں۔

”غنی“ کہلانے کی وجہ

بہر حال حضرت عثمان غنیؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا، اور اسی وجہ سے ”غنی“ ان کے نام کا حصہ بن گیا مگر یہ مال اور دولت کبھی ان پر غالب نہ ہوئی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت عثمانؓ کے دل میں اسلام اتر کر اس کے بعد ان میں کوئی چیز باقی نہ رہی، صرف اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت باقی رہی۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی مال و دولت سے مسلمانوں کو اس وقت فائدہ پہنچایا جب امت محمدیہ ﷺ میں کوئی دوسرا ان کی امداد کرنے والا نہ تھا۔

اونٹوں کا عطیہ

حضرت عثمان غنیؓ کی جود و سخا بھی کافی مشہور تھی، ایک جہاد میں غربت کی وجہ سے مسلمانوں کو

پریشانی لاحق تھی اور کھانے پینے کا سامان بھی نہ ہونے کے برابر تھا تو بعض منافقین نے مسلمانوں کی غربت کا مذاق اڑایا تو حضرت عثمانؓ کے دل پر بڑا چوٹ لگا، اور اسی وقت چودہ انٹوں پر کھانے کا سامان لاد کر آنحضرتؐ کے پاس بھیج دیا، اور مسلمانوں میں تقسیم فرمادیں۔

”تبوک“ میں ایثار

اسی طرح عزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانؓ کی فیاضی آپ حضرات نے سنی ہوگی، کہ دس ہزار فوج کا ساز و سامان اکیلے ہی مہیا فرمایا اور اسکے علاوہ ایک ہزار اونٹ ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد پیش فرمائے، حضور اکرمؐ اس موقع پر اتنے خوش ہوئے کہ اشرافیوں کو اپنے ہاتھوں سے اچھالتے اور فرماتے کہ ماضی عثمان ما عمل بعد هذا اليوم ”آج کے بعد اگر عثمانؓ کوئی عمل نہ کرے تو اسکو نقصان نہیں پہنچائے گا“

وعن عبد الرحمن ابن سمرہ قال جاء عثمانؓ الى النبيؐ بالف ودينار في حقه حين جهز جيش العسرة ففشرها في حجرة فرأيت النبيؐ يقلبها في حجرة ويقول ما ضر عثمانؓ ما عمل بعد اليوم

مرتین (رواہ احمد)

”حضرت عثمان ابن سمرہ فرماتے ہیں کہ اس وقت جبکہ جيش عسره یعنی لشکر تبوک کا سامان جہاد تیار اور فراہم کیا جا رہا تھا، حضرت عثمانؓ ایک ہزار دینار اپنے کرتہ کی آستین میں بھر کر نبی کریمؐ کے پاس لائے، اور ان کو آپ کی گود میں بکھیر دیا، میں نے دیکھا کہ نبی کریمؐ ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے، اور فرماتے کہ آج اس مالی ایثار کے بعد عثمانؓ سے اگر کوئی گناہ بھی سرزد ہو جائے تو ان کا کچھ نہیں بڑے گا، (یہ الفاظ آپؐ نے دوسرے فرمائیں)۔“

خشیت الہی

محترم دوستو! حضرت عثمانؓ کی خوف خدا، حیاء اور پاکدامنی کا پیکر، زہد و تقویٰ کا منبع، عجز و انکساری کا بہترین نمونہ، مبر و تحمل، رحم دلی اور ایثار کا بہترین مجموعہ تھے۔ خوف خدا کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت آبدیدہ رہتے، قبر و آخرت کا خیال ہمیشہ دامن گیر رہتا، اتنے روتے کہ داڑھی آنسوؤں سے بھیگ جاتی۔

عشق رسولؐ کا عالم

حضرت عثمانؓ میں رسول اللہؐ کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ محبت کا یہ عالم تھا جس ہاتھ سے رسول اللہؐ کی دست مبارک پر بیعت کی تھی۔ اس ہاتھ کو تمام زندگی نہ شرمگاہ کو لگایا اور نہ ہی نجاست سے نجس ہونے دیا۔ حضرت عثمانؓ اپنے ہر قول، فعل یہاں تک کہ حرکات و سکنات میں بھی اور اتفاقی باتوں میں بھی

رسول اللہ ﷺ کی اتباع فرماتے۔

فرشتے حیا کرتے تھے

حیاء اور پاکدامنی کا ایک عظیم مجسمہ تھے۔ ایک دفعہ صحابہ کرام کے مجمع میں رسول اللہ ﷺ بے تکلفی کے ساتھ تشریف فرما تھے، زانوائے مبارک سے کچھ کپڑا ہٹا ہوا تھا، اسی دوران کئی حضرات تشریف لائے مگر آپ ﷺ اسی حالت میں بیٹھے رہے، مگر جب حضرت عثمانؓ کے آنے کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ سنبھل کر بیٹھ گئے، اور زانوائے مبارک پر کپڑا ابراہر کر لیا، صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دوسرے حضرات کیلئے یہ اہتمام نہیں فرمایا کیا وجہ ہے۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عثمان کی حیاء سے تو فرشتے بھی شرماتے ہیں، تو کیا میں اس سے حیا نہ کروں؟

مورخین نے آپؐ کے حالات میں لکھا ہے کہ تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہوتے تھے، عبادت و ریاضت کا حال یہ تھا کہ دن بھر خلافت کے کاموں میں مصروف رہتے اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گزارتے بلکہ بعض اوقات ساری رات عبادت میں گزارتے، اور ایک ہی رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر دیتے تھے، مختصر یہ کہ ہر لحاظ سے ایک مکمل اور ذوالنورین لقب کے مستحق شخصیت تھے، اسی وجہ سے یہ عظیم نعمت حاصل ہوئی،

بیعت رضوان

محترم سامعین! حضرت عثمانؓ کی زندگی کا ہر گوشہ، بہت بہترین اور افضل تھا۔ بیعت رضوان کے موقع پر حضرت عثمانؓ کو وہ فضیلت حاصل ہوئی جو کسی دوسرے صحابی کو حاصل نہ تھی۔ حدیث مبارک مبارک ہے کہ

عن انسؓ قال لما امر رسول الله ﷺ بهيعة الرضوان كان عثمان رسول رسول الله ﷺ الى مكة فبايعه الناس فقال رسول الله ﷺ ان عثمان في حاجة الله وحاجة رسوله فاضرب باحدى يديه على الاخرى فكانت يده رسول الله ﷺ لعثمان عمراً من ايامهم (رواه الترمذی)

”حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو بیعت رضوان کا حکم دیا تو اس وقت حضرت عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے نمائندے کی حیثیت سے مکہ گئے ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں سے (جاٹاری) کی بیعت کی اور جب تمام مسلمان بیعت کر چکے اور عثمانؓ وہاں موجود نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عثمان اللہ کے دین اور اللہ کے رسول ﷺ کے کام پر گئے ہوئے ہیں، اور یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا، پس رسول اللہ ﷺ کا وہ ہاتھ حضرت عثمانؓ کی طرف سے تھا باقی تمام صحابہ کے ان ہاتھوں سے بہتر اور افضل تھا جو ان کی اپنی طرف سے تھے۔“

بہر حال حضرت عثمانؓ کی جگہ حضور اکرم ﷺ نے اپنا ہاتھ پیش کر دیا اللہ تعالیٰ نے اسکے علاوہ بہت سی خصوصیات سے آپ کو نوازا مگر وقت کی کمی کے باعث تمام واقعات و خصوصیات کا ذکر ناممکن ہے۔

خلافت کا زمانہ

حضرت عثمانؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کے بعد خلافت کی بھاگ دوڑ سنبھالی اور گیارہ سال بہترین خلیفہ رہے، مگر ابتدائی چھ سال بڑے امن و سلامتی سے گزرے، کئی علاقے فتح کئے مال غنیمت کی فراوانی تھی، ہر طرف خوشی، امن و امان تھا، پھر فتنے اور فساد شروع ہوئے، جس میں آخر کار حضرت عثمانؓ شہادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے، جس کا ذکر ان شاء اللہ اگلے جمعہ کو پیش خدمت کرنے کی کوشش کروں گا، رب العزت احقر اور تمام مسلمانوں کو حضرت عثمانؓ ذی النورین اور جملہ صحابہ کے کردار کو اپنانے کی ہمت اور توفیق سے نوازیں۔ (آمین)



مؤثر المصنفین کی نئی علمی، ادبی اور اصلاحی پبلکیشن

خبریں

دارالعلوم کے گزشتہ ۶۷ سالہ دہر میں جن مشاہیر علم و ادب اور ارباب فکر و نظر علماء و محدثین، مشائخ و اکابرین امت، نامور اہل قلم، دانشور و مصنفین، مذہبی و سیاسی زعماء نے دارالعلوم حقانیہ کے منبر و محراب سے جو خطبات فرمائے ہیں، ان کا مجموعہ

”منبر حقانیہ سے خطبات مشاہیر“

کے نام سے ہزاروں صفحات پر مشتمل دس جلدوں میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ ذخیرہ دارالعلوم کے سڑک (۶۷) سالہ دور پر محیط ہے علم و عمل، دعوت و جہاد، حکمرانی و سیاست اور تصوف و ارشاد کا یہ بحر و خاثر اور ان علم و حکمت کیلئے ایک عظیم نعت ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ

ترتیب و تدوین

شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ